سفارت تاجیکستان، آئ سی سی آر اور انسٹیٹیوٹ آف انڈو پرشین اسٹڈِیز نے مولانا عبدالرحمان جامی کی 600 سالہ جشن دہلی میں منعقد کیا۔

عالم اسلام کی عظیم ادبی اور عرفانی شخصیت عبدالرحمان جامی کی یاد میں ایک روزہ سیمینار 27 نومبر 2014 بروز جمعرات دہلی کے مشہور ثقافتی مرکز انڈیا انٹرنیشنل سینٹر میں منایا گیا۔ اس سیمینار کے افتتاحی اجلاس میں تاجیکستان کے سفیر جناب میرزا شریف جلال اف، آِئ سی سی آر کے صدر پروفیسر لوکیش چندر، انسٹیٹیوٹ آف انڈو پرشین اسٹڈیز کے صدر ڈاکٹر سید اختر حسین، ماہر اسلامیات پروفیسر اخترالواسع اور انسٹیٹیوٹ کے نائب صدر ڈاکٹر علیم اشرف خاں نے عبدالرحمان جامی کے احوال و افکار پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر سید اختر حسین نے ہندوستان میں فارسی کی تعلیم اور ادب و ثقافت کے تحفظ اور فروغ سے متعلق تفصلیی گفتگو کی اور انہیں اپنے انسٹیٹیوٹ کا ھدف اور مقصد قرار دیا۔ ان کی نظر میں عبدالرحمان جامی وہ ادبی شخصیت ہیں جس نے انسانی معاشرے کو مکمل اور مفید ادب دیا ہے۔ جامی کی تصنیفات ایک طرف اسلامی قدروں کی حامی ہیں تو دوسری طرف ادبی اور انسانی اهمیت کی آینہ دار ہیں۔ تاجیکستان کے سفیر جناب میرزا شریف جلال اف نے مہمانوں اور سامعین کا خیرمقدم کرتے ہوۓ فرمایا کہ جامی تہذیبوں کے درمیاں تصادم کا قائل نہیں تھے بلکہ توافق اور تفاہم کے علمبردار تھے۔ آپ نے گرم جوشی سے آِئ سی سی آر کے صدر پروفیسر لوکیش چندر، انسٹیٹیوٹ آف انڈو پرشین اسٹڈیز کے صدر ڈاکٹر سید اختر حسین، ماہر اسلامیات پروفیسر اخترالواسع، انسٹیٹیوٹ کے نائب صدر ڈاکٹر علیم اشرف خاں، سفیر آذربیجان، ترکمنستان، بیلاروس، ایران افغانستان کے نمائندوں اور سامعین میں فارسی کے اساتذہ اور شیدایؤں کا استقبال کیا. پروفیسر اخترالواسع جو اس جلسے میں مہمان افتخاری تھے انکا خاص شکریہ ادا کیا.

پروفیسر اخترالواسع نے سامعین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کے عبدالرحمن جامی کا ہندوستان کے ساتھ ناگذیر تعلّق ہے. انہوں نے طوطی ہند امیر خسرو

سے والہانہ عقیدت کا اظہار کیا ہے اور امیر خسرو کے ذریعے فارسی ادب کا چرچا دور دور تک پہنچا ہے.

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ دنیا میں سب سے پہلا ہندوستان کو متعارف کرانے والا ابو ریحان البیرونی تھا.عبدالرحمن جامی عقیدے کے اعتبار سے وحدت الوجودی تھے اور انکی تصانیف اسلامی مطالعات اور اس دور کےتصوف کو سمجھنے کے لئے نہایت اہم ہے. شرح جامی کا یہ مقام ہے کہ آج ہم اسے ایک متن کی حیثیت سے پڑھتے ہیں. انہوں نے منتظمین کو سیمینار کی مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سیمینار میں شامل ہو کر انھیں فخر محسوس ہو رہا ہے کہ وہ ہندوستانی مسلمان کی حیثیت سے جامی کے سیمینار کا حصّہ بن گئے ہیں جو خسرو کی سرزمیں پر منعقد ہوا ہے.

پروفیسر لوکیش چندر نے ہندوستان اور تاجکستان کے قدیمی رشتوں کا اس سیمینار میں ذکر کیا. تاریخ میں تاجکستان سغد کے نام سے جانا جاتا ہے اور یہاں کے لوگ کئی حیثیتوں سے بشری تمدّن میں اپنا مخصوص کردار رکھتے ہیں اور ہندوستان سے اپنے رشتوں کو مستحکم بناتے ہیں. سغد کی سرزمیں پر بہترین گھوڑے پلتے تھے. یہاں کے لوگ صرف و نحو و قاعدہ کے ماہر تھے اور نجوم میں ید طولی رکھتے تھے. اپنی ان تمام چیزوں کو وہ ہندوستان کے ساتھ باٹنے میں انہیں کوئی تامل نہیں تھا. لہٰذا ہندوستانی گرامر، علم نجوم تاجکستان کا مرہون منّت ہے.

ڈاکٹر علیم اشرف خان نے جلسے میں منتظمین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور چائے کے وقفے کے بعد سامعیں سے اکیڈمک سیشن مے شرکت کرنے کی درخواست کی.

اکیڈمک سیشن کی صدارت جواہرلعل یونیورسٹی کے پروفیسر عین الحسن نے فرمایی جس میں دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر شریف حسسین قاسمی، پروفیسر چندر شیکھر ، ڈاکٹر علیم اشرف خان، ستارہ فلیزادہ، کشمیر یونیورسٹی کے جی. ان. خاکی نے اپنے مقالے پیش کیے. قاسمی صاحب نے جامی اور امیر

خسرو کی شاعری سے بحث کی اور پروفیسر چندر شیکھر نے جامی کی شاعری کی افادیت اور نقاشی کی اہمیت واضح کی. ڈاکٹر علیم اشرف صاحب نے اس جلسے میں ہندوستان میں جامی شناسی پر روشنی ڈالتے ہوئے ہندوستان میں جامی کے تمام مطبوعہ اور ترجمہ شدہ تصانیف کا مفصّل جائزہ لیا. خانم ستارا نے مشہور نقاش بہزاد پر اپنا مقالہ پیش کیا اور بتایا کہ جامی نے عرفان، ادب، اور نقاشی کا عمدہ مثلث بنایا ہے. ڈاکٹر خاکی نے جامی اور خلیل جبران، حافظ، سعدی، شکشپر کی فکری ہماہنگی سے سامعین کو روشناس کرایا.

خانم نہاد مرشدلو نے جمالی اور جامی کے باہمی رفاقت کا ذکر کرتے ہوئے انکی مثنوی مہر و ماہ اور سالامان اور ابسال کا تقابلی ....مطالعہ....سامعین کی خدمت میں پیش کیا.

یہ ایک روزہ اپنی نوعیت کا کامیاب سیمینار تھا جس میں ادب، اسلامیات، تاریخ، ہنر کے اساتذہ اور دانشمندوں نے شرکت کی اور مولانا عبدالرحمان جامی کو خراج عقیدت پیش کیا.